بے آواز گلی کوچوں میں

احمد فراز

urdubooks.mutabiq.org

بے آواز گلی کوچوں میں

احمد فراز

urdubooks.mutabiq.org

BE AWAZ GALI KUCHON MEIN

(Urdu Poetry)

by

AHMAD FARAZ

Year of Edition 2002

ISBN-81-87666-22-6

Price. Rs. 80/=

نام کتاب........................بے آواز گلی کوچوں میں

مصنف. احمد فراز

سن اشاعت........................۲۰۰۲ء

قیمت........................۸۰روپے

مطبع........................کاک پرنٹرس، دہلی

Published by:

Kitabi Duniya

1955, Turkman Gate, Delhi-6 (INDIA)

E -mail kitabiduniya@rediffmail.com

urdubooks.mutabiq.org

ڈاکٹر عطیہ کے نام

urdubooks.mutabiq.org

شہرِ غزل کی گلیوں میں دلگیر ترے
تجھ سے تیری باتیں کرتے جاتے ہیں

urdubooks.mutabiq.org

ترتیب

ناموجود	9
دوسری ہجرت	10
جاناں دل کا شہر، نگر افسوس کا ہے	11
شعر کسی کے ہجر میں کہنا حرفِ وصال کسی سے	13
سویا تھا یا جاگ رہا تھا، ہجر کی رات	14
یہ میں بھی کیا ہوں اسے بھول اسی کا رہا	16
ہم سے کہیں سب دوست ہمارے مت لکھو	17
فضا بے ابر شاخیں بے ثمر ہیں	19
بن باس	21
شہر کتاب اجڑ گیا، لفظ برہنہ سر ہوئے	25
کب ہم نے کہا تھا ہمیں دستار و قبا دو	26
فیض کے فراق میں	27
سرو و صنوبر شہر کے مرتے جاتے ہیں	29
کب تک نگارِ دل کو تو آنکھوں کو نم کریں	31

urdubooks.mutabiq.org

ب

قیدِ تنہائی کی چند عبارتیں

------- پہلی آواز 34

------- آشیاں گم کردہ 35

------- پچھلا پہر 36

------- بیادِ جاناں 38

------- غزالاں تم تو واقف ہو 39

------- پاس کیا تھا 40

------- چاند رکتا ہے نہ آتی ہے صبا زنداں کے پاس 42

------- اے شہر میں تیرا نغمہ گر ہوں 43

------- ندیم آنکھیں، ندیم چہرہ 45

ہر کوئی طرہ نیچاک پہن کر نکلا 51

قاصد کبوتر 53

عفریت 55

اب لوگ جو دیکھیں گے تو خواب اور طرح کے 58

پیچ رکھتے ہو بہت صاحبو دستار کے بیچ 60

اپنی ہی آواز کو بے شک کان میں رکھنا 61

urdubooks.mutabiq.org

ج

وہ ظلمتیں ہیں کہ شاید قبول شب بھی نہ ہوں 63
نبھائی وضعِ بسمل انتہا تک 64
میرے عصر کے موسیٰ 65
مکین خوش تھے کہ جب بند تھے مکانوں میں 70
عشق کا شہر بھی دیکھو کیا نیرنگ بھرا ہے 71
اب کے ہم پر کیسا سال پڑا لوگو 73
جانے کس زعم میں مقتل کو سجائے تم ہو 74
اک بوند تھی لہو کی سرِ دار تو گری 76

ایک بد نما صبح کے بارے میں کچھ نظمیں

سارا شہر بلکتا ہے 79
جلاد 81
چلو اس شہر کا ماتم کریں 83
حرف کی شہادت 86
جب یار نے رخت سفر باندھا 88
لباس دار نے منصب نیا دیا ہے اسے 89
رتجگے ہوں کہ بھرپور نیندیں مسلسل اسے دیکھنا 91

urdubooks.mutabiq.org

د

جو کچھ کہیں تو دریدہ دہن کہا جائے	93
گرفتہ دل عندلیب، گھایل گلاب دیکھے	94
دشمن کا قصیدہ	96
وفا کے بھیس میں کوئی رقیبِ شہر بھی ہے	98
ہواؤں کی بشارت	100
مت قتل کرو آوازوں کو	102
عجب شہر تھا، اور عجب لوگ تھے	104
یہ کس عذاب سے خائف مرا قبیلہ ہے	106
جنہیں زعمِ کمانداری بہت ہے	107
شہر آشوب	108
محاصرہ	113

urdubooks.mutabiq.org

ناموجود

اَے خُدا تری مخلوق
جبر کے اندھیروں میں
دفن ہو چُکی کب کی
تیرے آسمانوں سے
نامزد فرِشتوں کی
اَب سفارتیں کیسی

بے وجُود بستی میں
لوگ اب نہیں رہتے
سِسکیاں سِسکتی ہیں
سائے سرسراتے ہیں
سُورجوں، ستاروں کی
اَب بشارتیں کیسی

urdubooks.mutabiq.org

دُوسری ہجرت

پھر مرے مکّہ سے پیغمبر
ہجرت کر کے چلا گیا ہے
اور اب پھر سے
کعبہ کے رَم خوردہ بُت
اصنامِ طلائی
اپنی اپنی مسند پر آ بیٹھے ہیں
سچ کا لہُو
اُن کے قدموں میں
عُنابی قالین کی صُورت بچھا ہُوا ہے
کمخوابی خیموں کے اندر
بزمِ حریفاں پھر سجتی ہے
کذب و ریا کی دَف بجتی ہے

urdubooks.mutabiq.org

○

جاناں دِل کا شہر، نگر افسوس کا ہے
تیرا میرا سارا سفر افسوس کا ہے

کس چاہت سے زہرِ تمنّا مانگا تھا
اور اب ہاتھوں میں ساغر افسوس کا ہے

اِک دہلیز پہ جا کر دِل خُوش ہوتا تھا
اب تو شہر میں ہر اِک در افسوس کا ہے

جسم نے عشق گناہ سے بَرتر جانا تھا
اور دِل پر پہلا پتھر افسوس کا ہے

urdubooks.mutabiq.org

دیکھو اس چاہت کے پیڑ کی شاخوں پر
پھول اُداسی کا ہے، ثمر افسوس کا ہے

کوئی پچھتاوا سا پچھتاوا ہے فراز
دُکھ کا نہیں افسوس، مگر افسوس کا ہے

urdubooks.mutabiq.org

○

شعر کسی کے ہجر میں کہنا حرفِ وصال کسی سے
ہم بھی کیا ہیں دھیان کسی کا اور سوال کسی سے

ساری متاعِ ہستی اپنی خواب و خیال تو ہیں
وُہ بھی خواب کسی سے مانگے اور خیال کسی سے

ایسے سادہ دِل لوگوں کی چارہ گری کیسے ہو
درد کا دَرماں اور کوئی ہو کہنا حال کسی سے

دیکھو اِک صُورت نے دِل میں کیسی جوت جگائی
کیسا سجا سجا لگتا ہے شہرِ ملال کسی سے

تُم کو زعم فرازؔ اگر ہے تم بھی جتن کر دیکھو
آج تلک تو ٹوٹ نہ پایا درد کا جال کسی سے

urdubooks.mutabiq.org

○

سویا تھا یا جاگ رہا تھا ہجر کی رات
آنکھوں پر محسوس کیئے ہیں اُس کے ہاتھ

اُسکو دیکھنا دیکھتے رہنا کافی تھا
لوٹ آیا ہُوں دِل میں لے کر دِل کی بات

کیسے اب میں اوروں کو بے درد کہوں
میں بھی تھوڑی دُور گیا تھا اُس کے ساتھ

بُہت زمانوں بعد کوئی واپس آیا
لے کر بُھولی بسری یادوں کی سوغات

urdubooks.mutabiq.org

محوِ تکلم دُنیا بھر کے لوگوں سے
لیکن آنکھ میں وُہ ہے دِل میں اُسکی بات

شہرِ محبت کب سے خالی ہے
ہم بھی فراز یہاں ہیں شاید رات کی رات

urdubooks.mutabiq.org

یہ میں بھی کیا ہوں اُسے بھول کر اُسی کا رہا
کہ جس کے ساتھ نہ تھا ہمسفر اُسی کا رہا

وہ بت کہ دشمنِ دیں تھا بقول ناصح کے
سوالِ سجدہ جب آیا تو در اُسی کا رہا

ہزار چارہ گروں نے ہزار باتیں کیں
کہا جو دِل نے سخن مُعتبر اُسی کا رہا

بہت سی خواہشیں سو بارشوں میں بھیگی ہیں
میں کِس طرح سے کہوں عمر بھر اُسی کا رہا

کہ اپنے حرف کی توقیر جانتا تھا فراز
اسی لیئے کفِ قاتل پہ سر اُسی کا رہا

urdubooks.mutabiq.org

○

ہم سے کہیں کچھ دوست ہمارے مت لکھو
جان اگر پیاری ہے پیارے مت لکھو

حاکم کی تلوار مقدس ہوتی ہے
حاکم کی تلوار کے بارے مت لکھو

کہتے ہیں یہ دار و رسن کا موسم ہے
جو بھی جس کی گردن مارے مت لکھو

لوگ الہام کو بھی الحاد سمجھتے ہیں
جو دل پر وجدان اترے مت لکھو

urdubooks.mutabiq.org

وہ لکھو بس جو بھی امیرِ شہر کہے
جو کہتے ہیں دَرد کے مارے مَت لِکھو

خود منصف پا بستہ ہیں لب بستہ ہیں
کون کہاں اَب عرض گزارے، مَت لِکھو

کچھ اعزاز رسیدہ ہم سے کہتے ہیں
اپنی بیاض میں نام ہمارے مَت لِکھو

دِل کہتا ہے کھُل کر سچی بات کہو
اور لفظوں کے بیچ ستارے مَت لِکھو

urdubooks.mutabiq.org

○

فضا بے ابر شاخیں بے ثمر ہیں
پرندوں سے شجر محروم تر ہیں

کوئی موسم قرینے کا نہ آیا
ہواؤں کے سخن نا معتبر ہیں

تری قربت کے لمحے پھول جیسے
مگر پھولوں کی عمریں مختصر ہیں

بہت سے زخم تیرے نام کے تھے
اسی باعث بہت سے چارہ گر ہیں

urdubooks.mutabiq.org

پڑے ہیں قربتوں میں فاصلے وہ
کہ جو نزدیک تر تھے دور تر ہیں

شبِ افسوس کے بجھتے چراغو
ذرا ٹھہرو کہ ہم بھی رات بھر ہیں

فراز اپنا مقدر سنگساری
ہمیں اس عہد کے آئینہ گر ہیں

urdubooks.mutabiq.org

بن باس

میرے شہر کے سارے رستے بند ہیں لوگو
مَیں اس شہر کا نغمہ گر
جو دو اِک موسم غُربت کے دُکھ جھیل کے آیا
تاکہ اپنے گھر کی دیواروں سے
اپنی تھکی ہُوئی اور ترسی ہُوئی
آنکھیں سہلاؤں
اپنے دروازوں کے اُترتے روغن کو
اپنے اشکوں سے صیقل کر لُوں
اپنے چمن کے جلے ہُوئے پَودوں
اور گرد آلُود درختوں کی
مُردہ شاخوں پہ بین کروں
ہر مہجور ستون کو اتنا ٹوٹ کے چُوموں
میرے لبوں کے خُون سے

urdubooks.mutabiq.org

ان کے نقش و نگار سبھی جی اُٹھیں
گلی کے لوگوں کو اتنا دیکھوں
اتنا دیکھوں،
میری آنکھیں
برسوں کی ترسی ہُوئی آنکھیں
چہروں کے آنگن بن جائیں
پھر میں اپنا ساز اُٹھاؤں
آنسوؤں اور مُسکانوں سے جھلمل جھلمل
نظمیں غزلیں گیت سناؤں
اپنے پیاروں
درد کے ماروں کا درماں بن جاؤں
لیکن میرے شہر کے سارے رستوں پر
اب باڑیں ہیں لوہے کے کانٹوں کی
ہر دروازے پر کچھ پہرہ دار کھڑے ہیں
جو مجھ سے اور مجھ جیسے دل والوں کی
پہچان سے عاری
میرے سازے

urdubooks.mutabiq.org

سنگینوں سے بات کریں
میں اُن سے کہتا ہُوں
دیکھو
میں اس شہر کا نغمہ گر ہُوں
برسوں بعد کڑی راہوں کی
ساری اذیت جھیل کے اب واپس آیا ہُوں
اس مٹی کی خاطر
جس کی خُوشبوئیں
دُنیا بھر کی دوشیزاؤں کے جسموں کی مہکوں سے
اور سارے جہاں کے
سبھی گلابوں سے
بڑھ کر ہے
مجھ کو شہر میں
میرے شہر میں جانے دو
لیکن تنے ہُوئے نیزوں نے
میرے جسم کو یُوں برمایا
میرے ساز کو یُوں ریزایا

urdubooks.mutabiq.org

میرا مہکتا خون اور میرے سسکتے نغمے
شہ دروازے کی دہلیز سے
رِستے رِستے
شہر کے اندر جا پہنچے ہیں
اور مَیں اپنے جسم کا ملبہ
ساز کا لاشہ
اپنے شہر کے شہ دروازے
کی دہلیز پہ چھوڑ کے
پھر انجانے شہروں کی شہراہوں پر
مجبورِ سفر ہوں
جن کو تج کر گھر آیا تھا
جن کو تج کر گھر آیا تھا

urdubooks.mutabiq.org

○

شہرِ کتاب اُجڑ گیا، حرف برہنہ سر ہوئے
نغمہ سُرمہ در گلو، شعر وطن بدر ہوئے

موسمِ درد کے صفیر جو بھی ندیم تھے، سو تھے
اب تو سبھی فریفتۂ دانہ و دام پر ہوئے

جام و سبو کی آبرو اہلِ ہوس کے ہاتھ ہے
جب سے فقیہہ و محتسب شہر میں معتبر ہوئے

سروِ جواں کی موت پر روئیں گی قمریاں بہت
یوں تو بفیضِ باغباں قتل کئی شجر ہوئے

در خورِ حرفِ یار تھے جن کے لئے ہمیں فراز
آج وہی ستم ظریف غیر کے نامہ بر ہوئے

urdubooks.mutabiq.org

○

کب ہم نے کہا تھا ہمیں دستار و قبا دو
ہم لوگ نواگر ہیں ہمیں اذنِ نوا دو

ہم آئینے لائے ہیں سرِ کوئے رقیباں
اے سنگ فروشو یہی الزام لگا دو

لگتا ہے کہ میلہ سا لگا ہے سرِ مقتل
اے دل زدگاں بازوئے قاتل کو دعا دو

ہے بادہ گساروں کو تو میخانے سے نسبت
تم مسندِ ساقی پہ کسی کو بھی بٹھا دو

میں شب کا بھی مجرم تھا سحر کا بھی گنہگار
لوگو مجھے اس شہر کے آداب سکھا دو

urdubooks.mutabiq.org

فیض کے فراق میں

اے ماٹی کے لال تجھے سب یاد کریں
یاد کریں بھیگی آنکھوں
اور دُکھتے دلوں سے یاد کریں
ہر سال
اے ماٹی کے لال تجھے سب یاد کریں
تیری کویتا میری تیری دھرتی کی سچائی
تیرے بول ہیں سارے گونگے شہروں کی گویائی
تیرے گیت ہیں امن کی لَے اور آشتی کی شہنائی
آنگن اور چوپال تجھے سب یاد کریں
یاد کریں بھیگی آنکھوں
اور دُکھتے دِلوں سے یاد کریں
ہر سال
اے ماٹی کے لال

urdubooks.mutabiq.org

کوی تجھے دُنیا اپنائے لیکن اپنا شہر
اپنا شہر کہ حدِ نظر تک جیسے لہُو کی نہر
یا منصور و مسیح کی سُولی یا سُقراط کا زہر
ہم آشفتہ حال تجھے سب یاد کریں
یاد کریں ہر سال
اے ماٹی کے لال
ہجر کی رت کتنے روز رہے گی
اور فقط کچھ روز
وصل کی ساعت آپہنچے گی
اور فقط کچھ روز
راہ کی ہر دیوار گرے گی
اور فقط کچھ روز
گلے میں بانہیں ڈال تجھے سب یاد کریں
اے ماٹی کے لال
تجھے سب یاد کریں
تجھے سب یاد کریں

(ستروِیں سالگرہ پر)

urdubooks.mutabiq.org

○

سرو و صنوبر شہر کے مرتے جاتے ہیں
سارے پرندے ہجرت کرتے جاتے ہیں

پھر سے ٹوٹ کے رونے کی رُت آئی ہے
پھر سے دِلوں کے زخم نکھرتے جاتے ہیں

جھوٹی سچی تعبیروں کی خواہش میں
کیسے کیسے خواب بکھرتے جاتے ہیں

کیسے کیسے یاروں کا بہرُوپ کُھلا
کیسے کیسے خول اُترتے جاتے ہیں

urdubooks.mutabiq.org

ان حالوں کب اپنے آپ کو دیکھا تھا
کہنے کو دِن رات گزرتے جاتے ہیں

رہگیروں کی خاموشی کو غور سے سُن،
یُوں ہے جیسے ماتم کرتے جاتے ہیں

ماں مٹّی نے خُوں مانگا تھا اور بیٹے
پانی سے تالاب کو بھرتے جاتے ہیں

کبھی کبھی کوئی ایسا مُسافر آتا ہے
رستے اپنے آپ سنورتے جاتے ہیں

کوئی نیا احسان کر ہمدمِ دیرینہ
جتنے پُرانے زخم تھے بھرتے جاتے ہیں

شہرِ غزل کی گلیوں میں دِلگیر ترے
تجھ سے تیری باتیں کرتے جاتے ہیں

urdubooks.mutabiq.org

کب تک فگارِ دل کو تو آنکھوں کو نم کریں
آؤ حدیثِ قاتل و بسمل رقم کریں

رِندو اُٹھاؤ جام کہ بس ہو چکی بہت
تا چند پاسِ بیعتِ شیخِ حرم کریں

آنکھوں کے طاقچوں میں جلا کر چراغِ درد
خونِ جگر کو پھر سے سپردِ قلم کریں

تا چند جشنِ مرگِ رفیقاں منا کے ہم
اسبابِ دلنوازیٔ قاتل بہم کریں

urdubooks.mutabiq.org

دلقِ اویس و چادرِ زہرا کدھر گئی (بے آواز گلی کوچوں میں)
دزدانِ نیم شب سے تقاضا توجہ کریں

زخموں سے چُور جسم بنائیں نشانِ راہ
جو ہاتھ کٹ چکے ہیں اُنھیں کو عَلم کریں

قیدِ تنہائی
کی
چند عبارتیں

ہالسر کیمپ ۷۷ء

urdubooks.mutabiq.org

پہلی آواز

اتنا سناٹا کہ جیسے ہو سکوتِ صحرا
ایسی تاریکی کہ آنکھوں نے دُہائی دی ہے

جانے زنداں سے اُدھر کونسے منظر ہونگے
مُجھ کو دیوار ہی دیوار دِکھائی دی ہے

دُور اک فاختہ بولی ہے بُہت دُور کہیں
پہلی آواز محبت کی سُنائی دی ہے

urdubooks.mutabiq.org

آشیاں گُم کردہ

عجب منظر سوادِ شام کے آنکھوں میں پھرتے ہیں
ہَوا سُورج کی مشعل کو جِلاتی ہے بُجھاتی ہے

اُفق پر کِتنی تصویریں اُبھرتی ہیں بِکھرتی ہیں
شفق میں آشنا چہروں کی رنگت پھیل جاتی ہے

تو دامانِ نظر میں بے محابا پھول کھِلتے ہیں
تو جیسے جُوئبارِ یادِ یاراں گنگناتی ہے

وُہ ہمدم مجھ کو حیران و پریشاں ڈھونڈتے ہوں گے
کہ جن کی مہرباں آنکھوں میں شبنم جِھلملاتی ہے

قفس میں روزنِ دیوار و زخمِ در نہیں لیکن
نوائے طائرانِ آشیاں گُم کردہ آتی ہے

urdubooks.mutabiq.org

پچھلا پہر

نہ کہیں شہرِ مہرباں کی ہوا
نہ کوئی یارِ ہمدم و دمساز

نہ سرِ بام زُلفِ آوارہ
نہ سرِ راہ چشمِ فتنہ طراز

نہ کہیں کُوئے چاک داماناں
نہ کہیں رُوئے دوستانِ فراز

نہ کوئی بیتِ بیدل و غالب
نہ کوئی شعرِ حافظِ شیراز

urdubooks.mutabiq.org

نہ کوئی شمع کشتۂ شب ہے
نہ کوئی عندلیبِ سینہ گداز

خلوتِ غم نہ بزمِ رُسوائی
نہ سوالِ طلب نہ عرضِ نیاز

چار سُو اک فصیلِ بے در ہے
چار جانب حصارِ بے انداز

نیند کے طائرانِ بے پروا
شاخِ مژگاں سے کر گئے پرواز

ایسی ویرانیوں سے گھبرا کر
جب اُٹھاتا ہُوں تیری یاد کا ساز

توڑ دیتی ہے سلسلے سارے
پہرہ داروں کی بدنُما آواز

urdubooks.mutabiq.org

بیادِ جاناں

دِل قفس میں بھی غزل خواں ہے بیادِ جاناں
غمِ جاں بھی غمِ جاناں ہے بیادِ جاناں

کب رگ و پے میں نہ تھا درد کا قاتل نشتر
آج پیوستِ رگِ جاں ہے بیادِ جاناں

یُوں صبا آتی ہے گلگشت کو، جیسے زنداں
کُوچۂ چاکِ گریباں ہے بیادِ جاناں

urdubooks.mutabiq.org

غزالاں تُم تو واقف ہو

غزالاں تم تو واقف ہو سو ہو مجنُوں پہ جو گزری
جو نالہ محملِ لیلیٰ میں تھا ہم بھی سمجھتے ہیں

ہَوس والوں کو کیا کیا ناز ہے اپنے قرینوں پر
مگر رسم و رہِ شہرِ وفا ہم بھی سمجھتے ہیں

یُونہی آئے نہیں ہیں کوچۂ چاکِ گریباں میں
مزاجِ دل محبت کی ادا ہم بھی سمجھتے ہیں

"بہار آنے سے پہلے پیرہن میں آگ لگتی ہے
بسانِ لالۂ آتش قبا ہم بھی سمجھتے ہیں

urdubooks.mutabiq.org

پاس کیا تھا

پاس کیا تھا کہ لُوٹتی دُنیا
ہم تو کل بھی تھے بے سر و ساماں

آج دیوار کھنچ گئی ہے اگر
شہر کل بھی تھا صُورتِ زنداں

کب میسّر ہُوا تھا روزِ وصال
کب مقدر نہ تھی شبِ ہجراں

اِک متاعِ سُخن تھی پاس اپنے
ایک سازِ وفا تھا دولتِ جاں

urdubooks.mutabiq.org

اب بھی خُوش بخت ہیں ترے وحشی
اب بھی خوش وقت ہیں ترے ناداں

دردِ فُرقت نہ یاد باقی ہے
اِک تری دید چھن گئی جاناں

urdubooks.mutabiq.org

چاند رُکتا ہے نہ آتی ہے صبا زنداں کے پاس
کون لے جائے مرے نامے مرے جاناں کے پاس

اب بجز ترکِ وفا کوئی خیال آتا نہیں
اب کوئی حیلہ نہیں شائد دلِ ناداں کے پاس

چند یادیں نوحہ گر ہیں خیمۂ دل کے قریب
چند تصویریں جھلکتی ہیں صفِ مژگاں کے پاس

شہر والے سب امیرِ شہر کی مجلس میں ہیں
کون آئے گا غریبِ شہرِ ناپُرساں کے پاس

لوگ کیوں کرتے ہیں اب چارہ گری کے تذکرے
اب بجز حرفِ تسلی کیا ہے غمخواراں کے پاس

urdubooks.mutabiq.org

اے شہر میں تیرا نغمہ گر ہُوں

گیتوں سے تجھے لُبھانے والا
خوابوں سے تجھے سجانے والا
میں تیری اُداس ساعتوں میں
رَونے والا، رُلانے والا
میں تیری خوشی کی محفلوں میں
نغموں کے چراغ لانے والا

ہر رَاہ میں تیرا ہمسفر ہُوں
اے شہر میں تیرا نغمہ گر ہُوں

urdubooks.mutabiq.org

اب ہاتھوں میں مرے ہتھکڑی ہے
اب پاؤں میں میرے بیڑیاں ہیں
اب دستِ صبا ہے دستِ قاتل
اب ابرِ کرم میں بجلیاں ہیں
اب حبسِ دوام میری قسمت
یا میرا نصیب پھانسیاں ہیں

میں اپنی خطا سے بے خبر ہوں
اے شہر میں تیرا نغمہ گر ہوں

پھر بھی نہیں جی کو رنج کوئی
اور آنکھوں میں اشکِ خوں نہیں ہے
پھر بھی نہیں درد دل گرفتہ
میں نالہ بلب ہوں یوں نہیں ہے
دیکھوں تو بیاضِ شعر میری
اِک حرف بھی سرنگوں نہیں ہے

زنداں میں رہوں کہ اپنے گھر ہوں
اے شہر میں تیرا نغمہ گر ہوں

urdubooks.mutabiq.org

ندیم آنکھیں ندیم چہرہ

ندیمؔ چُپ تھا
مگر سدا کی شفیق آنکھوں پہ
دُکھ کی کائی جمی ہُوئی تھی
سدا کے اُس مہربان چہرے کا زخم
جو کب کا بھر چکا تھا
وہ پھر ہرا ہو کے کُنجِ لب سے دل و جگر تک پہنچ چکا تھا
ندیمؔ چُپ تھا
مجھے تو ایسا لگا کہ جیسے
کسی نے اُس کے نحیف شانوں سے
اُسکے زندہ، وجیہہ سر کو ہٹا کے
زُوبیؔ کا ساختہ چہرۂ سفالیں
لگا دیا ہے۔

urdubooks.mutabiq.org

یہ کربِ ضبطِ الم کی حد تھی
بہت سے احباب جمع تھے

جب
عدالتِ عالیہ کے ایواں سے
مَیں حراست میں
باہر آیا
اِدھر اُدھر لوگ حال احوال پُوچھنے کے لیئے
کھڑے تھے
تو کشور و کامراں کی آنکھوں میں سِسکیاں
اور گلے میں آنسُو اٹک گئے تھے
یہ وُہ گھڑی تھی
کہ میرے اندر کے حوصلوں کی
سبھی چٹانیں تڑخ رہی تھیں
وُہ زلزلہ سا وجُود میں تھا
کہ میری بُنیاد ہل رہی تھی
گُناہ میرے قلم کا سچ تھا
اور اُسکی یادداشت میرے یاروں کو

urdubooks.mutabiq.org

میرے پیاروں کو مل رہی تھی
یہ ساعتِ جاں ستاں کڑی تھی
اور اس سے پہلے کہ سچ کا پندار
واہموں سے شکست کھاتا
ندیم کی مہرباں آنکھیں
ندیم کے دلنواز لب مجھ سے کہہ رہے تھے
فراز ہم تم تو وہ ہیں
جن کے نصیب میں زندگی کی ساری اذیتیں ہیں
کہ جس مسافت پہ ہم چلے ہیں
وہ حرفِ حق کی مجاہدت ہے
ہمیں نہ حرصِ حشم نہ مال و منال کی آرزو رہی ہے
نہ ہم کو طبل و علم نہ جاہ و جلال کی جستجو رہی ہے
بس اک قلم ہے کہ جس کی ناموس
ہم فقیروں کا کُل اثاثہ ہے آبرو ہے
بس ایک سچ ہے
کہ جس کی حرمت کی آگہی ہے
مرے بدن میں ترے بدن میں

urdubooks.mutabiq.org

مرے قلم میں ترے قلم میں
وہی لہو ہے
کہ جس سے عرفاں کی نمو ہے
کہ جس سے انساں کی آبرو ہے
ابھی سے تم ڈولنے لگے ہو
ابھی سے لشکر کے مقابلے میں صعوبتیں تولنے لگے ہو
مجھے بھی دیکھو
کہ جس کے پیراہنِ دل و جاں پہ ساٹھ
پیوند لگ چکے ہیں
تمام پیوند زندگی کی دولتیں ہیں
مگر مجھے مضمحل بھی دیکھا !؟
کبھی مجھے منفعل بھی دیکھا !؟
میں اب بھی دشتِ وفا میں گرمِ سفر ہوں گرمِ سفر رہا ہوں
کہ میں سمجھتا ہوں
یہ وہ صحرائے درد ہے جس میں
تشنگی ہے، گرسنگی ہے، برہنگی ہے
یہاں ملامت کے سنگ ــــ طعنوں کے تیر

urdubooks.mutabiq.org

شرمندگی کے خنجر برس رہے ہیں
یہاں تو ہر راہرو کی گردن میں طوق پاؤں میں بیڑیاں ہیں
یہاں تو زنداں کی ظلمتیں اور قتل گاہوں کی لالیاں ہیں
مگر کبھی مَیں رُکا نہیں ہُوں، مگر کبھی مَیں جُھکا نہیں ہُوں

یہی تو دشتِ وفا ہے جس میں
تمھارے جسموں ہمارے جسموں
کے ہر طرف استخواں پڑے ہیں
یہی تو وُہ راستے ہیں جن میں
صداقتوں کے امیں لڑے ہیں
فقط ہمیں تو نہیں اکیلے
یہاں بہت سے عَلم گڑے ہیں
انھیں کے ایثار سے ہی جانبر صداقتیں ہیں
انھیں کے افکار سے ہی
ہم اہلِ دِل کی باہم رفاقتیں ہیں

تمھارے بازو ابھی توانا ہیں
جسم میں خُون کھولتا ہے

urdubooks.mutabiq.org

قلم سے عہدِ وفا کیا ہے
قلم تو پھر سچ ہی بولتا ہے
اُٹھاؤ آنکھیں کہ سچ امر ہے
قلم کا وجدان مُعتبر ہے

مَیں کنجِ زنداں میں آ چکا ہُوں
مگر ابھی تک
مری نگاہوں کے سامنے ہیں
ندیم آنکھیں ندیم چہرہ

urdubooks.mutabiq.org

○

ہر کوئی طرّۂ پیچاک پہن کر نکلا
ایک مَیں پیرہنِ خاک پہن کر نکلا

اور پھر سب نے یہ دیکھا کہ اسی مقتل سے
میرا قاتل میری پوشاک پہن کر نکلا

ایک بندہ تھا کہ اوڑھے تھا خُدائی ساری
اِک ستارہ تھا کہ افلاک پہن کر نکلا

ایسی نفرت تھی کہ اس شہر کو جب آگ لگی
ہر بگولہ خس و خاشاک پہن کر نکلا

urdubooks.mutabiq.org

ترکش و دامِ عبث لے کے چلا ہے صیّاد
جو بھی نخچیر ہے فتراک پہن کر نکلا

اُس کے قامت سے اُسے جان گئے لوگ فراز
جو لبادہ بھی وہ چالاک پہن کر نکلا

urdubooks.mutabiq.org

قاصد کبوتر

یہ لہو
جس سے بھرے
شہروں کے سارے راستے
گُلگوں ہیں
اور ہر پیرہن کا رنگ عُنابی ہے
کل کے موسموں
اور آنے والے
سُورجوں
کا زمزمہ گر ہے۔

urdubooks.mutabiq.org

چلو تم نے تو
کالی سُرخیاں
مقراض کر ڈالیں
سخن زنجیر کر ڈالے
قلم زنجیر کر ڈالے
مگر اب ان ہواؤں کو بھی روکو
جو تمہارے مقتلوں کی لالیاں
اور تازہ خوں کی خوشبوئیں
اور اُن کی آوازیں لیئے
گلیوں سے
بازاروں سے
شہراہوں سے ہو کر
ہر طرف
قریہ بہ قریہ
پھیلتی جاتی ہیں
نادانو
ہوائیں نامہ بر بنتی ہیں
جب قاصد کبوتر قید ہوتے ہیں۔

urdubooks.mutabiq.org

عفریت

خوفزدہ مائیں
بچوں کو سینوں سے لپٹائے
تھر تھر کانپ رہی ہیں

بستی والے کہتے ہیں
برسوں سے
اس قریہ میں
اک آدم خور عفریت ہے
جس کے بہت سے چہرے ہیں
اور جس گھر میں بھی
کسی صدا کی شمع جلے

urdubooks.mutabiq.org

یا کِسی دُعا کا پھُول کھِلے
وُہ صُبح سے پہلے
سارے گھر کو کھا جاتا ہے

کتنی بار کئی

دِل والے
اپنے دُکھی سینوں میں غم کے جگر جگر انگارے
اور زخمی آنکھوں میں
جگمگ جگمگ تارے لے کر
اس عفریت کی کھوج میں نکلے
لیکن اگلی شام
اس ٹیڑھی ترچھی پگڈنڈی پر
جو کالے سانپوں
اور پیلے کانٹوں والے
جنگل کو جاتی ہے
اُن کے سر
انکے بازو

urdubooks.mutabiq.org

اُن کی آنکھیں
لہُولہان
اور الگ الگ اور ٹکڑے ملی ہیں

اس منظر کی دید سے اب تک
بستی والوں کے
مُنہ پر
اور آنکھوں پر
خود اُنکے اپنے ہاتھ دھرے ہیں

urdubooks.mutabiq.org

○

اب لوگ جو دیکھیں گے تو خواب اور طرح کے
اس شہر پہ اُتریں گے عذاب اور طرح کے

اَب کے تو نہ چہرے ہیں نہ آنکھیں ہیں نہ لب ہیں
اس عہد نے پہنے ہیں نقاب اور طرح کے

اَب کوچۂ قاتل سے بلاوا نہیں آتا
قاصد ہیں کہ لاتے ہیں جواب اور طرح کے

سو تیر ترازو ہیں رگِ جاں میں تو پھر کیا
یاروں کی نظر میں ہیں حساب اور طرح کے

urdubooks.mutabiq.org

اس درد کے موسم نے عجب آگ لگائی
جسموں میں دہکتے ہیں گلاب اور طرح کے

واعظ سے فرازؔ اپنی بنی ہے نہ بنے گی
ہم اور طرح کے ہیں جناب اور طرح کے

urdubooks.mutabiq.org

○

پیچ رکھتے ہو بہت صاحبو دستار کے بیچ
ہم نے سر گرتے ہوئے دیکھے ہیں بازار کے بیچ

باغبانوں کو عجب رنج سے تکتے ہیں گلاب
گل فروش آج بہت جمع ہیں گلزار کے بیچ

قاتل اِس شہر کا جب بانٹ رہا تھا منصب
ایک درویش بھی دیکھا اُسی دربار کے بیچ

کج اداؤں کی عنایت ہے کہ ہم سے عُشاق
کبھی دیوار کے پیچھے کبھی دیوار کے بیچ

تم ہو ناخوش تو یہاں کون ہے خوش پھر بھی فراز
لوگ رہتے ہیں اِسی شہرِ دلِ آزار کے بیچ

urdubooks.mutabiq.org

○

اپنی ہی آواز کو بے شک کان میں رکھنا
لیکن شہر کی خاموشی بھی دھیان میں رکھنا

میرے جھوٹ کو کھولو بھی اور تولو بھی تم
لیکن اپنے سچ کو بھی میزان میں رکھنا

کل تاریخ یقیناً خود کو دہرائے گی
آج کے اک اک منظر کو پہچان میں رکھنا

بزم میں یاروں کی شمشیر لہو میں تر ہے
رزم میں لیکن تلواروں کو میان میں رکھنا

urdubooks.mutabiq.org

آج تو ملے دل ترکِ تعلق پر تم خوش ہو
کل کے پچھتاوے کو بھی امکان میں رکھنا

اِس دریا سے آگے ایک سمندر بھی ہے
اور وہ بے ساحل ہے یہ بھی دھیان میں رکھنا

اس موسم میں گلدانوں کی رسم کہاں ہے
لوگو اب پھولوں کو آتشدان میں رکھنا

urdubooks.mutabiq.org

○

وُہ ظلمتیں ہیں کہ شاید قبولِ شب بھی نہ ہوں
مگر حصارِ فلک میں شگاف اب بھی نہ ہوں

تمام شہر ہے شائستگی کا زہر پیئے
نہ جانے کیا ہو جو دو چار بے ادب بھی نہ ہوں

وُہ ساعتیں ہیں عنایاتِ چشم و لب تو گئیں
وُہ چاہتے ہیں حکایاتِ چشم و لب بھی نہ ہوں

ہر اک پہ وا نہ کرو شہرِ دل کا دروازہ
کہ آنے والوں میں دزدانِ نیم شب بھی نہ ہوں

مجھے تو ڈر ہے کہ شیخِ حرم کے ہاتھوں سے
کہیں مری طرح رُسوا رسول و رب بھی نہ ہوں

urdubooks.mutabiq.org

○

نبھائی وضعِ بسمل انتہا تک
نہ مانگا قاتلوں سے خوں بہا تک

نہ جانے کیا ہوا زندانیوں کو
کہ بے آواز ہے زنجیرِ پا تک

اُڑا کر لے گئیں ان موسموں میں
ہوائیں بے نواؤں کی ردا تک

وفا کے نام پر کچھ شعبدہ گر
چُرا لیتے ہیں ہاتھوں کی حنا تک

فراز آنکھیں گنوائیں عمر کھو دی
کہا تھا کس نے اُس کا راستہ تک

urdubooks.mutabiq.org

میرے عصر کے مُوسٰی

مالک
میں لفظوں کا گڈریا
حرفوں کے بُزغالے
میری دُنیا ہے
اس دُنیا اور اسکے دُکھوں کے
بھونچالوں سے
جب بھی مجھے پل دو پل ملتے
اور تجھے
سارے افلاک
اور ساری زمینوں
کے سارے بسنے والوں کے
سارے جھوٹ اور سارے سچ کے
جنجالوں سے مُہلت ملتی
ہم آپس میں باتیں کرتے

urdubooks.mutabiq.org

سیدھی سچی پیاری باتیں
جبر اور مکر سے عاری باتیں
تُو شبنم تھا تُو موتی تھا تُو خوشبو تھا
میں تپتا تھا مَیں پتھر تھا مَیں آنسو تھا
لیکن میل رہا دونوں کا
دونوں ہی نے اکثر
سُنا کہا دونوں کا
مالک
مَیں نے اکثر سوچا
تو جس کو
دن کا آرام
نہ راتوں کی نیندیں حاصل ہیں
ساری دُنیاؤں کی مسافت
کرتے کرتے
اپنے گلّوں اور گلّوں کے چرواہوں کی
چاہت کا دَم بھرتے بھرتے
شہد کی نہریں زہر کے ساگر

urdubooks.mutabiq.org

تکتے تکتے

کبھی کبھی تھک جاتا ہو گا
تیرے گیسو
کاہکشاں کی دھول سے اَٹ جاتے ہونگے
اور تیرے شانے
سارے زمانے کے انبار سے
دُکھتے ہوں گے
تیرے پاؤں
ازل سے لے کر ابد تلک
پھیلے ہُوئے صحراؤں کے سفر سے
چھالوں سے پٹ جاتے ہوں گے
اور تیرے پیوند لگے
ملبُوس کے بخیئے
شاید جگہ جگہ سے
نکل چُکے ہوں
مالک
تُو اِک روز اگر

urdubooks.mutabiq.org

سارے زمانے سارے ٹھکانے سارے فسانے
بھول کے میرے پاس آئے تو
میں تیرے ریشم جیسے
لانبے بالوں کو
بستی کے واحد چشمے کے
چاندی جیسے پانی سے دھوؤں
تیرے تھکے ہوئے شانوں کو
آہستہ آہستہ دابوں اور سہلاؤں
تیرے چھلنی چھلنی پاؤں کے تلوؤں سے
ساری تھکن کے کانٹے چن لوں
تیرے دریدہ پیراہن کے
اک اک چاک کو ٹانکوں
اور جب تجھ کو پیاس لگے
یا بھوک لگے تو
سچے لفظوں کی سب سے اچھی بھیڑوں کا
خالص تازہ دودھ پلاؤں
اور پھر تجھ کو

urdubooks.mutabiq.org

اپنی نَے کی روتی ہُوئی آنکھوں کے
بہکتے گیت سُناؤں
تاکہ تو صدیوں کا جاگا تھکا ہُوا
اس کھُلی فضا کے میدانوں میں
کچھ لمحوں کو سو جائے — آرام کرے
مالک
تو میری باتوں پر
کتنی محبت سے ہنستا ہے
لیکن میرے عصر کے مُوسیٰ
برہم ہیں

urdubooks.mutabiq.org

○

مکین خوش تھے کہ جب بند تھے مکانوں میں
کھلے کواڑ تو تالے پڑے زبانوں میں

درخت ماؤں کی مانند انتظار میں ہیں
طیور لوٹ کے آئے نہ آشیانوں میں

ہوا کی زد پہ بھی دو اک چراغ روشن ہیں
بلا کے حوصلے دیکھے ہیں سخت جانوں میں

مجھے ہلاک کیا اعتماد نے میرے
کہ میکبتھ تھے سبھی میرے میزبانوں میں

کل آئینے نے بڑے دکھ کی بات مجھ سے کہی
فراز تو بھی ہے گزرے گئے زمانوں میں

urdubooks.mutabiq.org

○

عشق کا شہر بھی دیکھو کیا نیرنگ بھرا ہے
اب دیوانے کا دامن بھی سنگ بھرا ہے

اب یہ کھلا ہے کتنی پرانی دشمنیاں تھیں
یاروں میں ہر ایک کا خنجر زنگ بھرا ہے

میرے بدل جانے پر تم کو حیرت کیوں ہے
میں نے یہ بہروپ تمھارے سنگ بھرا ہے

قتل گہوں کا رستہ اوروں سے کیا پوچھیں
لہو کے چھینٹوں سے اک اک فرسنگ بھرا ہے

urdubooks.mutabiq.org

بولتی آنکھوں کی چُپ بھی قاتل ہے لیکن
اُس کے سکوتِ چشم میں جو آہنگ بھرا ہے

کچھ تو فرازؔ اپنے قصّے بھی ایسے ہی تھے
اور کچھ کہنے والوں نے بھی رنگ بھرا ہے

urdubooks.mutabiq.org

○

اب کے ہم پر کیسا سال پڑا لوگو
شہر میں آوازوں کا کال پڑا لوگو

ہر چہرہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہُوا
اب کے دِلوں میں ایسا بال پڑا لوگو

جب بھی دیارِ خندہ دلاں سے گزرے ہیں
اس سے آگے شہرِ ملال پڑا لوگو

آئے رُت اور جائے رُت کی بات نہیں
اب تو عمروں کا جنجال پڑا لوگو

تلخ نوائی کا مجرم تھا صرف فراز
پھر کیوں سارے باغ پہ جال پڑا لوگو

urdubooks.mutabiq.org

○

جانے کس زعم میں مقتل کو سجائے تم ہو
مجھ کو کیا قتل کرو گے مرے سائے تم ہو

میرا پندار بڑھا ہے اسی معیار کے ساتھ
جس رعونت سے مجھے دار پہ لائے تم ہو

اس خجالت کے تبسم سے عیاں ہیں یارو
آستینوں میں وہ خنجر کہ چھپائے تم ہو

دوست کا لطف تو احسان ہے جب ہو جائے
مہرباں پھر بھی بڑی دیر میں آئے تم ہو

urdubooks.mutabiq.org

دستِ بستہ و کمر بستہ و لب بستہ سہی
اس پہ بھی خوش ہو کہ دربار میں آئے تم ہو

ہائے وہ صبحِ تمنا کہ نہ دیکھو گے فراز
ہائے اُن شمعوں کی قسمت کہ جلائے تم ہو

urdubooks.mutabiq.org

○

اِک بُوند تھی لہو کی سرِ دار تو گری
یہ بھی بُہت ہے خوف کی دیوار تو گری

کچھ مُغبچوں کی جُرأتِ رِندانہ کے نِثار
اَب کے خطیبِ شہر کی دستار تو گری

کچھ سر بھی کٹ گرے ہیں پہ کہرام تو مچا
یُوں قاتلوں کے ہاتھ سے تلوار تو گری

urdubooks.mutabiq.org

ایک بدنما صبح
کے بارے میں ——— کچھ نظمیں

جم گیا ہے آنکھوں میں ایک بدنما منظر
اب تو سب کے سب چہرے قاتلوں سے لگتے ہیں

urdubooks.mutabiq.org

دِل کا قصہ یا افسانہ دار کا ہے
ہر محفل میں ذِکر اُسی دِلدار کا ہے

urdubooks.mutabiq.org

○

سارا شہر بلکتا ہے
پھر بھی کیسا سکتہ ہے

ہر کوئی تصویر نما
دُور خلا میں تکتا ہے

گلیوں میں بارُود کی بُو
یا پھر خُون مہکتا ہے

سب کے بازو یخ بستہ
سب کا جِسم دہکتا ہے

urdubooks.mutabiq.org

ایک سفر وہ ہے جس میں
پاؤں نہیں دِل تھکتا ہے

تیرا بچھڑنا جانِ غزل
شہرِ غزل کا مقطع ہے

urdubooks.mutabiq.org

جلّاد

تُو نے کب یہ سوچا ہے معصوم ہے کون اور قاتل کون
تُو نے کب یہ دیکھا ہے کوئی چہرہ کیسا لگتا ہے
ایسے بھی ہوتے ہونگے جن سے سُولی بھی شرماتی ہو
ایسے بھی جن سے دار کا تختہ سجا سجا سا لگتا ہے

جھُوٹ کا عمامہ ہے کوئی یا پرچم ہے سچائی کا
تو کیا جانے کس کے مُنارہ سر پہ کمند افگندہ ہے
وُہ منصور کا حرفِ اَنا ہو یا عیسیٰ کی شمعِ دعا
تجھ کو کیا نخچیر تِرا کوئی مولا ہے یا بندہ ہے

urdubooks.mutabiq.org

دربار وں سے ہو کر جب انصاف کا قاصد آتا ہے
سب کو خبر ہے بے گنہی کا اکثر جو انجام ہُوا
میزانیں کن ہاتھوں میں تھیں جُنبشِ ابرو کس کی تھی
کس پہ اہلِ عدالت گرجے کس پہ لُطف اکرام ہُوا

محفل محفل مقتل مقتل سب بسمل جلّاد ہے کون
کوئی سمجھ کر بھی نہیں سمجھے کوئی اشارہ جانے ہے
نام ہے کس کا دام ہے کس کا اور یہاں صیاد ہے کون
جانے نہ جانے گُل ہی نہ جانے باغ تو سارا جانے ہے

urdubooks.mutabiq.org

چلو اُس شہر کا ماتم کریں

چلو اُس شہر کا ماتم کریں
جس کے سبھی موسم ہمیں پیارے تھے
وُہ رُت چاک دامانی کی تھی
یا خُون رونے کی
ہوائے مہرباں کی راہ تکنے کا زمانہ تھا
کہ فصلِ لالۂ لعلیں کی حسرت میں
بدن انگار ہونے کی
سبھی موسم ہمیں پیارے رہے اس شہر کے
جو بد مقدر تھا
کہ جس کی ساری دیواریں فصیلیں تھیں
کوئی روزن نہ رکھتی تھیں
وُہ جس کی دُود کش پہنائیاں
آنکھیں جلاتی تھیں
مگر روشن نہ رکھتی تھیں

urdubooks.mutabiq.org

ڈری سہمی ہوئی خلقت کی لاشیں
اس لئے گلیوں میں پھرتی تھیں
کہ وہ مدفن نہ رکھتی تھیں
مگر پھر بھی ہمیں اس شہر سے
کتنی محبت تھی

محبت ہے
کہ یہ شہرِ سحر نا آشنا
جس کا مقدر رات تھی یا صبحِ کاذب تھی
گلی کوچوں میں
بازاروں میں
دہلیزوں پہ بیٹھے منتظر لوگو
تمہیں بھی صبحِ صادق کا تصوّر
خواب پیارا تھا
ہمیں بھی تھا
چلو تاروں کا قتلِ عام بھی ہم کو گوارا تھا
ہمیں بھی اور تمہیں بھی
جن سیہ راتوں نے مارا تھا

urdubooks.mutabiq.org

یہی سُنتے رہے ہم تم
انھیں کے دامنوں میں صُبحِ صادق کا ستارا تھا
مگر اس مرتبہ
جس جھٹپٹے کو
روشنی کا اوّلیں زینہ سمجھ بیٹھے
اُسی کی آخری منزل پہ
اب سُورج کی پیلی لاش رکھی ہے
(کسی آسیب نے شب خُون مارا تھا)
مگر اب سب کے چہرے اس قدر فق
اور بازُو اس قدر شل ہیں
کہ جیسے کور چشماں گورکن
مصلوب سُورج کی بجائے
شہر کو دفنا کے آئے ہیں
چلو اُس شہر کا ماتم کریں
جس کے سبھی موسم ہمیں پیارے رہے
اور ہم جسے خُود اپنے ہاتھوں سے
کفن پہنا کے آئے ہیں
جسے دفنا کے آئے ہیں۔

urdubooks.mutabiq.org

حرف کی شہادت

آؤ جس عیسیٰ کو ہم نے سُولی پر لٹکایا ہے
اُس کے لہو لہان بدن پر بین کریں
اور اشک بہائیں
فرض میں پُورے اُتر چکے
اب قرض چکائیں

urdubooks.mutabiq.org

اس کی کھڑاؤں وُہ لے جائے
جس نے صلیب بنائی تھی
چادر کا حقدار وُہی ہے
جس نے کیل لگائی تھی
اور کانٹوں کا تاج ہے اُس کا
جس کی آنکھ بھر آئی تھی

آؤ
اب ہم سب عیسیٰ ہیں
لوگوں کو بتلائیں
مُردوں کو زندہ کرنے کا
مُعجزہ بھی دکھلائیں
لیکن اُس کا حرف تھا سب کچھ
حرف کہاں سے لائیں؟

urdubooks.mutabiq.org

○

جب یار نے رختِ سفر باندھا کب ضبط کا یارا اُس دِن تھا
ہر دَرد نے دِل کو سہلایا کیا حال ہمارا اُس دِن تھا

جب خواب ہُوئیں اُسکی آنکھیں جب دُھند ہُوا اُس کا چہرہ
ہر اشک ستارہ اُس شب تھا ہر زخم انگارہ اُس دِن تھا

سب یاروں کے ہوتے سوتے ہم کِس سے گلے مِل کر روتے
کب گلیاں اپنی گلیاں تھیں کب شہر ہمارا اُس دِن تھا

جب تجھ سے ذرا غافل ٹھہرے ہر یاد نے دِل پر دستک دی
جب لب پہ تمہارا نام نہ تھا ہر دُکھ نے پُکارا اُس دِن تھا

اک تم ہی فراز نہ تھے تنہا اب کے تو بُلاوا جب آیا
اِک بھیڑ لگی تھی مقتل میں ہر دَرد کا مارا اُس دِن تھا

urdubooks.mutabiq.org

○

لباسِ دار نے منصب نیا دیا ہے اُسے
وُہ آدمی تھا مسیحا بنا دیا ہے اُسے

مگر سکوتِ فلک بھی زمین جیسا تھا
دُعائے نیم شبی نے بھی کیا دیا ہے اُسے

سفر طویل نہ درپیش ہو مُسافر کو
جو نصفِ شب سے بھی پہلے جگا دیا ہے اُسے

وُہ سب حرُوف کہ بے شکل تھے سلامت ہیں
جو لفظ چہرہ نما تھا مِٹا دیا ہے اُسے

urdubooks.mutabiq.org

کچھ اپنے شہر کا قاتل بھی بے مروت تھا
کچھ اپنے عجز نے بھی حوصلہ دیا ہے اُسے

فغاں کہ اہلِ ہوس کی رقابتوں نے فراز
جو شخص جانِ جہاں تھا گنوا دیا ہے اُسے

urdubooks.mutabiq.org

○

رت جگے ہوں کہ بھرپور نیندیں مسلسل اُسے دیکھنا
وُہ جو آنکھوں میں ہے اور آنکھوں سے اوجھل اُسے دیکھنا

اِس کڑی دُھوپ میں دِل تپکتے ہیں اور بام پر وُہ نہیں
کل نئے موسموں میں جب آئیں گے بادل اُسے دیکھنا

وُہ جو خوشبو بھی ہے اور جگنو بھی ہے اور آنسو بھی ہے
جب ہَوا گنگنائے گی ناچے گا جنگل اُسے دیکھنا

جو ہواؤں میں ہے اور فضاؤں میں ہے اور دُعاؤں میں ہے
کوئی پھیلائے دامن کہ لہرائے آنچل اُسے دیکھنا

urdubooks.mutabiq.org

شاعری میں بھی اس جانِ جاں کا سراپا سماتا نہیں
اور آنکھوں کی دیرینہ خواہش مکمل اُسے دیکھنا

یہ بھی کیا سوچنا ہے کہ ہر وقت ناداں اُسے سوچنا
یہ بھی کیا دیکھنا ہے کہ ہر سمت پاگل اُسے دیکھنا

شامِ وعدہ سہی دُکھ زیادہ سہی پھر بھی دیکھو فراز
آج کی شب اُسکی فُرقت میں کہہ لو غزل کل اُسے دیکھنا

urdubooks.mutabiq.org

○

جو کچھ کہیں تو دریدہ دہن کہا جائے
یہ شہر کیا ہے یہاں کیا سخن کہا جائے

بضد ہے تیشۂ خونیں لئے ہوئے کوئی شخص
کہ گورکن کو بھی اب کوہکن کہا جائے

اگر ہجومِ صداؤں کے دیکھنا چاہو
تو شرط یہ ہے کہ پہلا سخن کہا جائے

چراغ بجھتے ہی رہتے ہیں پر جو اب کے ہوا
اسے ہواؤں کا دیوانہ پن کہا جائے

عجیب رسم ہے جو صدرِ انجمن ہو فراز
وہ چاہتا ہے اسے انجمن کہا جائے

urdubooks.mutabiq.org

○

گرفتہ دِل عندلیب گھائل گُلاب دیکھے
محبتوں نے سبھی رُتوں میں عذاب دیکھے

وہ دِن بھی آئے صلیب گر بھی صلیب پر ہوں
یہ شہر اِک روز پھر سے یومِ حساب دیکھے

یہ صُبحِ کاذب تو رات سے بھی طویل تر ہے
کہ جیسے صدیاں گُذر گئیں آفتاب دیکھے

وہ چشمِ محرُوم کتنی محروم ہے کہ جس نے
نہ خواب دیکھے نہ رتجگوں کے عذاب دیکھے

urdubooks.mutabiq.org

کہاں کی آنکھیں کہ اب تو چہروں پہ آبلے ہیں
اور آبلوں سے بھلا کوئی کیسے خواب دیکھے

عجب نہیں ہے جو خوشبوؤں سے ہے شہر خالی
کہ میں نے دہلیزِ قاتلاں پر گلاب دیکھے

یہ ساعتِ دید اور وحشت بڑھا گئی ہے
کہ جیسے کوئی جنوں زدہ ماہتاب دیکھے

مجھے تو ہم مکتبی کے دن یاد آ گئے ہیں
کہ میں اُسے پڑھ رہا ہُوں اور وُہ کتاب دیکھے

urdubooks.mutabiq.org

دشمن کا قصیدہ

ہم کہ تلوار کے دشمن تھے
کہ تلوار عدو تھی اپنی
اب مدح خواں ہیں
کہ تلوار کا کردار بھی تھا
اور حریف اپنا
کوئی یارِ جگر دار بھی تھا
اور وہ یارِ جگر دار طرحدار بھی تھا

urdubooks.mutabiq.org

نہ کہ بارُود کی نالی
نہ کہ فولاد کا خول
نہ کہ بُزدل کا مَوقف
نہ کہ کم ظرف کا بول
کہ ہمیشہ رہی تلوار
کسی حرفِ صفا کی مانند

سچ کے پرچم کی طرح
دِل کی صدا کی مانند
نہ کہ مُلّا کی قبا اور ریا کی مانند
نہ منافق کی دُعا کی مانند

urdubooks.mutabiq.org

○

وفا کے بھیس میں کوئی رقیبِ شہر بھی ہے
حذر کہ شہر کا قاتل طبیبِ شہر بھی ہے

وہی سپاہِ ستم خیمہ زن ہے چاروں طرف
جو میرے بخت میں تھا اب نصیبِ شہر بھی ہے

اُدھر کی آگ اِدھر بھی پہنچ نہ جائے کہیں
ہوا بھی تیز ہے جنگل قریبِ شہر بھی ہے

اب اُس کے ہجر میں روتے ہیں اس کے گھائل بھی
خبر نہ تھی کہ وہ ظالم حبیبِ شہر بھی ہے

urdubooks.mutabiq.org

یہ رازِ نعرۂ منصور ہی سے ہم پہ کھلا
کہ چوبِ منبرِ مسجد صلیبِ شہر بھی ہے

کڑی ہے جنگ کہ اب کے مقابلے پہ فرازؔ
امیرِ شہر بھی ہے اور خطیبِ شہر بھی ہے

urdubooks.mutabiq.org

ہواؤں کی بشارت

تمام ماؤں کے ہونٹ پتھر ہیں
اور آنکھوں میں زخم ہیں
اور دل تپکتے ہیں
رات کہتی ہے
"ان کے بیٹوں کو
شب گئے
چند لشکری
ساتھ لے گئے تھے
تو اب تک انکی واپسی کی خبر نہیں ہے"

urdubooks.mutabiq.org

نہ واپسی کا گمان رکھنا

ہوائیں سہمے ہُوئے چراغوں سے کہہ گئی تھیں
کہ آنے والی رُتوں کے آغاز تک
تمہارے نصیب میں روشنی کا کوئی سفر نہیں ہے
یہ بانہیں پتھر بنی رہیں گی
اور اُنکے آنسو جمے رہیں گے
اور اُنکی آہیں تھمی رہیں گی
نہ جی سکیں گی
نہ مر سکیں گی

urdubooks.mutabiq.org

مت قتل کرو آوازوں کو

تُم اپنے عقیدوں کے نیزے
ہر دل میں اُتارے جاتے ہو
ہم لوگ محبت والے ہیں
تم خنجر کیوں لہراتے ہو

اِس شہر میں نغمے بہنے دو
بستی میں ہمیں بھی رہنے دو

urdubooks.mutabiq.org

ہم پالنہار ہیں پھولوں کے
ہم خوشبو کے رکھوالے ہیں
تم کس کا لہو پینے آئے
ہم پیار سکھانے والے ہیں

اس شہر میں پھر کیا دیکھو گے
جب حرف یہاں مر جائے گا
جب تیغ پہ لے کٹ جائے گی
جب شعر سفر کر جائے گا

جب قتل ہُوا سُر سازوں کا
جب کال پڑا آوازوں کا

جب شہر کھنڈر بن جائے گا
پھر کس پر سنگ اٹھاؤ گے
اپنے چہرے آئینوں میں
جب دیکھو گے ڈر جاؤ گے

urdubooks.mutabiq.org

○

عجب شہر تھے اور عجب لوگ تھے
ستم صورتیں تھیں غضب لوگ تھے

فقیر اس گلی کے گداگر سبھی
سراپا طلب بے طلب لوگ تھے

وہ کافر اکیلا کھنچا دار پر
نمازِ جنازہ میں سب لوگ تھے

انھیں راستوں پر کلاہیں گریں
انھیں رہگزاروں میں جب لوگ تھے

urdubooks.mutabiq.org

نہ مقتل نہ میلہ تماشا کوئی
مگر جا بجا بے سبب لوگ تھے

سبھی سر بہ سجدہ تھے دربار میں
ہم ایسے کہاں بے ادب لوگ تھے

فراز اپنی بربادیوں کا سبب
نہ اب لوگ ہیں اور نہ جب لوگ تھے

urdubooks.mutabiq.org

○

یہ کس عذاب سے خائف مرا قبیلہ ہے
کہ خون مل کے بھی چہروں کا رنگ پیلا ہے

یہ کیسی زہر بھری بارشیں ہوئیں اب کے
کہ میرے سارے گلابوں کا رنگ نیلا ہے

ہو کس طرح سے محبت کی گفتگو کہ ابھی
مرے لہو سے ترا فرش و سقف گیلا ہے

گداگرانِ سخن کو نوید ہو کہ یہاں
شکستہ سری ہی فقط رزق کا وسیلہ ہے

فراز اسی لئے ہم زندگی پہ مرتے ہیں
کہ یہ بھی زندگی کرنے کا ایک حیلہ ہے

urdubooks.mutabiq.org

○

جنھیں زعمِ کمانداری بہت ہے
انھیں پر خوف بھی طاری بہت ہے

کچھ آنکھیں بھی ہیں بینائی سے عاری
کچھ آئینہ بھی زنگاری بہت ہے

نہ جانے کب لُٹے گا شہرِ مقتل
سُنا ہے اَب کے تیاری بہت ہے

کچھ اب کے ٹوٹنا چاہتا خود بھی
کچھ اب کے وار بھی کاری بہت ہے

یہاں پیہم قبیلے قتل ہو نگے
یہاں شوقِ عزاداری بہت ہے

urdubooks.mutabiq.org

شہر آشوب

اپنی بود و باش نہ پوچھو
ہم سب بے توقیر ہوئے
کون گریباں چاک نہیں ہے
ہم ہوئے تم ہوئے میرؔ ہوئے

سہمی سہمی دیواروں میں
سایوں جیسے رہتے ہیں
اس گھر میں آسیب بسا ہے
عامل کامل کہتے ہیں

urdubooks.mutabiq.org

دیکھنے والوں نے دیکھا ہے
اک شب جب شب خُون پڑا
گلیوں میں بارُود کی بُو تھی
کلیوں پر سب خُون پڑا

اب کے غیر نہیں تھا کوئی
گھر والے دُشمن نکلے
جن کو برسوں دُودھ پلایا
ان ناگوں کے پھن نکلے

رکھوالوں کی نیّت بدلی
گھر کے مالک بن بیٹھے
جو غاصب تھے محسن کُش تھے
صُوفی سالک بن بیٹھے

urdubooks.mutabiq.org

جو آواز جہاں سے اُٹھی
اس پر تیر تبر برسے
ایسے ہونٹ سلے لوگوں کے
سرگوشی کو بھی ترسے

گلی گلی میں بندی خانے
چوک چوک میں مقتل ہیں
جلادوں سے بھی بڑھ چڑھ کر
منصف وحشی پاگل ہیں

کتنے بے گنہوں کے گلے پر
روز کمندیں پڑتی ہیں
بُوڑھے بچے گھروں سے غائب
بیبیاں جیل میں سڑتی ہیں

urdubooks.mutabiq.org

اس کے ناخن کھینچ لیئے ہیں
اس کے بدن کو داغ دِیا
گھر گھر قبریں در در لاشیں
بُجھا ہر ایک چراغ دِیا

ماؤں کے ہونٹوں پر ہیں نوحے
اور بہنیں گڑلاتی ہیں
رات کی تاریکی میں ہوائیں
کیسے سندیسے لاتی ہیں

قاتل اور درباری اس کے
اپنی ہٹ پر قائم ہیں
ہم سب چور لُٹیرے ڈاکو
ہم سب کے سب مُجرم ہیں

urdubooks.mutabiq.org

ہمیں میں کوئی صبح سویرے
کھیت میں مُردہ پایا گیا
ہمیں سا دہشت گرد تھا کوئی
چھپ کے جسے دفنایا گیا

سارا شہر ہے مُردہ خانہ
کون اس بھید کو جانے گا
ہم سارے لاوارث لاشیں
کون ہمیں پہچانے گا

urdubooks.mutabiq.org

محاصرہ

مرے غنیم نے مجھ کو پیام بھیجا ہے
کہ حلقہ زن ہیں مرے گرد لشکری اُس کے
فصیلِ شہر کے ہر بُرج ہر منارے پر
کماں بدست ستادہ ہیں عسکری اُس کے

وہ برق لہر بُجھا دی گئی ہے جس کی تپش
وجودِ خاک میں آتش فشاں جگاتی تھی
بچھا دیا گیا بارُود اُس کے پانی میں
وہ جُوئے آب جو میری گلی کو آتی تھی

urdubooks.mutabiq.org

سبھی دریدہ دہن اب بدن دریدہ ہوئے
سپردِ دار و رسن سارے سرکشیدہ ہوئے

تمام صوفی و سالک سبھی شیوخ و امام
امیدِ لطف پہ ایوانِ کجکلاہ میں ہیں
معززینِ عدالت حلف اٹھانے کو
مثالِ سائلِ مبرم نشستہ راہ میں ہیں

تم اہلِ حرف کے پندار کے ثنا گر تھے
وہ آسمانِ ہنر کے نجوم سامنے ہیں
بس اک مصاحبِ دربار کے اشارے پر
گداگرانِ سخن کے ہجوم سامنے ہیں

قلندرانِ وفا کی اساس تو دیکھو
تمہارے پاس ہے کون آس پاس تو دیکھو

urdubooks.mutabiq.org

سو شرط یہ ہے جو جاں کی امان چاہتے ہو
تو اپنے لوح و قلم قتل گاہ میں رکھ دو
وگرنہ اب کے نشانہ کمانداروں کا
بس ایک تم ہو، سو غیرت کو راہ میں رکھ دو
یہ شرط نامہ جو دیکھا تو ایلچی سے کہا

اُسے خبر نہیں تاریخ کیا سکھاتی ہے
کہ رات جب کسی خورشید کو شہید کرے
تو صبح اِک نیا سورج تراش لاتی ہے

سو یہ جواب ہے میرا مرے عدو کے لئے
کہ مجھ کو حرصِ کرم ہے نہ خوفِ خمیازہ
اُسے ہے سطوتِ شمشیر پر گھمنڈ بہت
اُسے شکوہِ قلم کا نہیں ہے اندازہ

urdubooks.mutabiq.org

مرا قلم نہیں کردار اُس محافظ کا
جو اپنے شہر کو محصور کر کے ناز کرے
مرا قلم نہیں کاسہ کسی سبک سر کا
جو غاصبوں کو قصیدوں سے سرفراز کرے

مرا قلم نہیں اوزار اُس نقب زن کا
جو اپنے گھر کی ہی چھت میں شگاف ڈالتا ہے
مرا قلم نہیں اس دزدِ نیم شب کا رفیق
جو بے چراغ گھروں پر کمند اُچھالتا ہے

مرا قلم نہیں تسبیح اُس مبلّغ کی
جو بندگی کا بھی ہر دم حساب رکھتا ہے
مرا قلم نہیں میزان ایسے عادل کی
جو اپنے چہرے پہ دُہرا نقاب رکھتا ہے

urdubooks.mutabiq.org

مرا قلم تو امانت ہے میرے لوگوں کی
مرا قلم تو عدالت مرے ضمیر کی ہے
اسی لئے تو جو لکھا تپاکِ جاں سے لکھا
جبھی تو لوچ کماں کا، زبان تیر کی ہے

میں کٹ گروں کہ سلامت رہوں یقیں ہے مجھے
کہ یہ حصارِ ستم کوئی تو گرائے گا
تمام عمر کی ایذا نصیبیوں کی قسم
مرے قلم کا سفر رائیگاں نہ جائے گا

سرشتِ عشق نے افتادگی نہیں پائی
تو قدِ سرو نہ بینی و سایہ پیمائی!

urdubooks.mutabiq.org